کرتے ہو اگر نہیں تو پھر یہ شکوہ مفلسی کیا یہ گلہ احتیاج کیسا؟ کہیں کائنات میں غور و فکر کرنے اور اس میں حصہ لینے کی اجمالی ترغیب یوں کرتا ہے انظروا ماذا فی السموات والارض۔ کہیں ارشاد ہوتا ہے۔ وکم من آیۃ فی السموات والارض یمرون علیہا وھم عنہا معرضون۔ یعنی آسمان و زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن سے ان لوگوں کا سامنا ہوتا ہے حالانکہ وہ ان سے اعراض کر لیتے ہیں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کس تفصیل سے علم و فن ہنر و حکمت کی طرف ترغیب دیتا ہے۔ ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا۔ یعنی جو لوگ عقل والے ہیں۔ ان کیلئے آسمان و زمین کی پیدائش اور رات دن کے اختلاف میں نشانیاں ہیں یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کو اٹھتے بیٹھتے اور پہلو پر لیٹتے ہوئے یاد کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں (پھر کہہ اٹھتے ہیں) اے خدا تو نے انکو غلط و عبث نہیں پیدا کیا۔

غرض قرآن کریم دین و دنیا کی تمام ضرورتوں کو ہمارے سامنے اجمالاً و تفصیلاً، اشارۃً و کنایۃً پیش کرتا ہے۔ نہ صرف اہل اسلام بلکہ بڑے بڑے انگریز مورخین و منکرین نے تسلیم کیا ہے کہ قرآن مجید میں عقائد و اخلاق کا مکمل ضابطہ و قانون موجود ہے، وسیع جمہوریت، رشد و ہدایت، انصاف و عدالت، فوجی تنظیم و ترتیب، مالیات، و غربا کی حمایت و ترقی کے اعلیٰ آئین موجود ہیں۔

آج دنیا میں حقیقۃً صرف مسلمان ہی اپنی مذہبی کتاب کی ہمہ وجوہ حفاظت اور صیانت کا دعویٰ کر کے بجا طور پر مفاخرت کر سکتے ہیں۔ بہت صحیح ارشاد ہوا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ لیکن ہم اس زمانہ میں اپنے قرآن کریم سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ وقت کی بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم اس کی طرف جامعیت و کاملیت کے ساتھ متوجہ ہوں اور اسکے تمام پہلوؤں پر غور و خوض کرتے ہوئے بالاستیعاب عمل شروع کر دیں ؎

علیٰ نفسہ فلیبک من ضاع عمرہٗ		ولیس لہ منہا نصیب ولا سھم

(ایڈیٹر)

احادیث کی شرعی اہمیت

(از عبدالحلیم ناظم صدیقی "مولوی فاضل" مدرس دار الحدیث رحمانیہ مدیر "محدث")

دنیا میں انسانوں کی روحانی، جسمانی، معاشرتی و سیاسی تمام اعتبارات کے تحفظ کیلئے جو بہترین مذہب تسلیم کیا گیا ہے وہ اسلام ہے۔ اسلام نے نہ صرف اپنے ماننے والوں بلکہ اغیار سے اپنی صداقت و حقانیت دکھا کر اقرار کرا لیا کہ دنیا کے لئے الہامی اور خدائی مذہب اگر کوئی ہے تو وہ اسلام ہے۔ چنانچہ مسلمانوں نے اس ارشاد ربانی کو سر اور آنکھوں پر رکھ لیا کہ "ورضیت لکم الاسلام [illegible] نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے؟ اب سوال یہ ہے کہ

دین اسلام جو یقیناً برحق ہے کن اصول کے مجموعہ کا نام ہے اور وہ مجموعہ کہاں ہے جس پر ایک مسلم کیلئے عمل لازمی ہے۔ ہر وہ شخص جو مسلم ہے یا اس نے اسلام کا غائر مطالعہ کیا ہے۔ اسلام کی زبان سے یہی کہے گا۔ کہ ان اسلامی اصول و فرامین و ساتیر و احکام کے اصلی مجموعہ کا نام "قرآن" ہے اور اسکی تفصیل و بیان کو "حدیث" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جسطرح ایک حکومت اپنے نظم سلطنت کے لئے دفعات و تعزیرات بناتی ہے اسیطرح اسلام کو مذہبی، سیاسی اور معاشرتی وغیرہ تمام حیثیوں پر کامل و جامع قرار دیتے ہوئے خدا تعالیٰ نے اس کیلئے دفعات و تعزیرات یا اصول عمل قرآن مجید میں بیان فرمادیا ہے جسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول و پیغمبر کی حیثیت سے باشندگان عالم کے سامنے تفصیلاً بیان کردیا۔ اسی کو قرآن نے کہا "یعلمھم الکتاب والحکمۃ" انکو قرآن و حکمت (احادیث) کی یہ رسول تعلیم دیتا ہے۔

الغرض دین الٰہی جو پہنچا اور جو ہمارے لئے نمونہ بنکر عمل پیرا ہونے کیلئے کہا اور کیا۔ ان کے افعال و اعمال بھی ہمارے دینی و شرعی اعتبار میں بہت زیادہ اہم اور واجب العمل ہیں۔ اور اسی کا نام حدیث ہے۔ پس بلاشبہ مسلمانوں کیلئے دو چیزیں اصول دین و احکام مذہب بتانیوالی ہیں قرآن و حدیث یا کتاب و سنت۔

کتاب وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً اپنے خاص الفاظ میں پیغمبر پر نازل کئے۔ اسکو وحی حقیقی کہتے ہیں اور اسی کا نام علم اصلی یا علم اصولی بھی ہے۔ سنت وہ علم ہے جو پیغمبر کے ملکۂ نبوت یا نور نبوت یا فہم نبوت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اسکو علم ضمنی و فروعی بھی کہتے ہیں۔ اسی اعتباری فرق کو علمائے اصول نے وحی متلو اور وحی غیر متلو سے تعبیر کیا ہے کیونکہ ارشاد ربانی ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ۔ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ پیغمبر اپنی خواہش سے نہیں بولتے ہیں۔ ان کا کلام بھی وحی ہے جو خدا کیطرف سے نازل کیجاتی ہے۔

پس قرآن بھی ایک وحی ہے اور حدیث بھی وحی ہے لیکن قرآن میں لفظ لفظ، حرف حرف اور نقطہ نقطہ محفوظ ہے فرمایا۔ وانا لہ لحافظون' ہم (خدا) قرآن کی حفاظت کرنیوالے ہیں۔ یہی وجہ ہے نمازوں میں قرآن کی قرأت ہے اور دوسرے اوقات میں بھی اسکی تلاوت سے نیکیاں ملتی ہیں اس میں کمی و بیشی قطعی ناجائز و حرام ہے۔ بلکہ بالکل محال۔ سنت میں صرف معانی و مفہوم کی حفاظت مدنظر ہے۔ لفظ مقصود اصلی نہیں۔ لیکن شرعی اہمیت یقیناً ملحوظ ہے کیونکہ کتاب کی حیثیت کلی قانون کی ہے اور سنت اس کلی قانون کی تشریحات، تفصیلات اور جزئیات ہیں جو اجمالی حیثیت سے کتاب ہی میں مندرج ہیں۔ مگر چونکہ کتاب میں عام فہم نہ تھے اور تھے بھی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا اشتیاق دینی تفصیل کیلئے اتنا بڑھا ہوا تھا کہ انہوں نے اسکے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کئے۔ آپ نے اُسے خوب کھول کر واضح طور پر بیان فرمادیا۔ اگر وہی قرآن ہی کے لفظ کہدیتے تو صحابہ کی غرض تشنہ رہجاتی۔ اسلئے الفاظ بدلکر اور طریقۂ تعبیر کے تغیر سے الفاظ کی تشریح فرمائی۔ یہی حدیث ہیں، قرآن و حدیث کو عمیق نظر سے دیکھنے والے متفق ہیں کہ احادیث دراصل قرآن کا بیان و تفصیل ہیں۔ لہذا دین اسلام میں اصولی حیثیت سے شرعی اہمیت بہت زیادہ قرآن کو حاصل ہے اور اسکے بعد دوسری چیز شرعی اہمیت کو لئے ہوئے حدیث ہی ہے اس لئے ہر مسلم کو سب سے پہلے قرآن پر عمل نظر رکھے اس کے بعد احادیث کو بھی

© rasailojaraid.com